واعظ الجمعہ

ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

مولانا محمد زمان نوری شاذلی

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

دار أهل السنة

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظہ الجمعہ

امّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

مولانا محمد زمان نوری شاذلی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَعلَى آلِهٖ وصَحبِهٖ أجمعين.

میرے بزرگو ودوستو! تاریخ کا رخ بدلنے میں جہاں مسلمان مردوں نے جدوجہد کی، وہیں بعض خواتین نے بھی اہم کردار ادا کیا، ان میں سرفہرست اور سنہری حروف سے لکھا گیا، ایک مقدّس اسمِ گرامی امّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بھی ہے۔ امّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا عرب کی ایک معزّز ترین اور دولت مند خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ، علم وفضل اور ایمان وایقان میں بھی نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا شجرۂ نسب

میرے محترم بھائیو! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا شجرۂ نسب کچھ اس طرح ہے: خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بنتِ خویلد بن اسد بن عبد العزّی بن قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لُوی۔

عزیز دوستو! آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہا کا نسب نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ وسلَّم کے نسب شریف سے قصی میں مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہا کی کنیت اُمِّ ہند ہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن عصم، قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھیں[1]۔

ربّ عَزَّوَجَلَّ کا سلام

حضراتِ محترم! "صحیح مسلم" میں حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہ سے روایت ہے، کہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ وسلَّم میں حضرت سیّدنا جبرائیل علیہِ السَّلام نے حاضر ہوکر عرض کی: «يَا رَسُولَ الله هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ، فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ»[2] "اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس حضرت خدیجہ دسترخوان لارہی ہیں جس میں کھانے پینے کی چیزیں ہیں، جب وہ آئیں تو ان سے ان کے رب تعالی کا سلام فرمایئے گا"۔ ؏

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی   اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

افضل ترین جنتی خواتین میں آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہا کا شمار

عزیزانِ گرامی قدر! "مسندِ امام احمد" میں سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ وسلَّم نے فرمایا: «أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ

---

(۱) "مدارج النبوّۃ" قسم پنجم، باب دوم در ذکرِ ازواج مطہرات، جزء۲، ص۴۶۴۔

(٢) "صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، ر: ٦٢٧٣، صـ١٠٦٩.

بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ»(۱) "جنتی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، آسیہ بنت مزاحم زوجۂ فرعون اور مریم بنت عمران ہیں"۔

سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تجارت میں دوگنا نفع

میرے بزرگو دوستو! نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کا ہر جگہ چرچا تھا حتّٰی کہ مشرکینِ مکّہ بھی حضور کو صادق و امین کے لقب سے یاد کیا کرتے۔ سیّدہ خدیجہ نے پیغامِ نکاح سے پہلے، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیغام بھیجا کہ اگر آپ ملکِ شام جائیں تو میرا مالِ تجارت بھی ساتھ لیتے جائیں (اور اللہ تعالیٰ نفع دے گا جو آپ مناسب خیال فرمائیں گے) اس نفع سے لے لیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پیشکش کو بمشورہ ابو طالب قبول فرمالیا۔ سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے غلام میسرہ کو بغرض خدمتِ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مال شام کے شہر بُصریٰ میں فروخت کرکے دوگنا نفع حاصل کیا نیز قافلے والوں کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبتِ بابرکت سے بہت نفع ہوا، جب قافلہ واپس ہوا تو سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا کہ دو فرشتے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سایہ کناں ہیں، نیز دورانِ سفر کے خوارق (اِرہاصات) نے بھی سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرویدہ کر دیا تھا(۲)۔

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن العبّاس ....، ر: ۲٦٦۸، ۱/ ٦۲۸.

(۲) "مدارج النبوّت" قسم دوم، باب دوم در کفالتِ عبد المطلب...الخ، جزء۲، ص۲۷۔

حضورِ اکرم ﷺ کے ساتھ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نکاح

امّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ فراخ دل، اور قریش کی خواتین میں اشرف وانسب تھیں۔ بکثرت قریشی سردار آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے نکاح کے خواہشمند تھے لیکن آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کسی کے پیغام کو قبول نہ فرمایا، بلکہ سیّدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں نکاح کا پیغام بھیجا۔

نکاح کی تقریب میں سیّدہ نے اپنے چچا عمرو بن اسد کو بلایا، مصطفٰی جان رحمت ﷺ بھی اپنے چچا ابو طالب، حضرت سیّدنا امیرِ حمزہ و حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اور دیگر رؤسا کے ساتھ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مکان پر تشریف لائے۔ اس تقریب میں خطبہ حضور کے چچا ابو طالب نے پڑھا۔ ایک روایت کے مطابق سیّدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ (تقریباً ۱۳۱ء۲۵ گرام یعنی ۲۵ء۱۱ تولہ) سونا تھا"[1]۔

بوقتِ نکاح سیّدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی عمر چالیس ۴۰ برس اور آقائے دو جہاں ﷺ کی عمر شریف پچیس ۲۵ برس تھی[2]۔

---

(۱) "مدارج النبوّت" قسم دوم، باب دوم در کفالتِ عبد المطلب...الخ، جزء ۲، ص ۲۷، ۲۸۔

(۲) "الطبقات الكبرى" ذكر خديجة بن خويلد، ٦/ ١١ بتصرّف.

حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: «لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ»[1] "جب تک سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حیات رہیں نبئ کریم ﷺ نے کسی اَور سے نکاح نہ فرمایا"۔

غم گسار بیوی

عزیزانِ گرامی قدر! غارِ حرا میں حضرت سیّدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رحمتِ عالمیان ﷺ میں وحی لے کر حاضر ہوئے اور عرض کی: پڑھیے! حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ» "میں پڑھنے والا نہیں" اس کے بعد حضرت سیّدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی آغوش میں لے کر گلے لگایا پھر چھوڑ کر دوبارہ کہا: پڑھیے!، حضورِ نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ» "میں پڑھنے والا نہیں"، حضرت سیّدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آغوش میں لے کر گلے لگایا پھر چھوڑ کر کہا: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۞ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۞ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۞ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۞ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ﴾[2] "اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا، آدمی کو گاڑھے خون سے بنایا، پڑھیے اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا"، اس واقعہ سے مصطفی

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، ر: ٦٢٨١، صـ١٠٧٠.

(٢) پ٣٠، العلق: ١-٥.

جانِ رحمت ﷺ کی طبیعت بے حد متاثر ہوئی، واپسی پر سیّدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: «زَمِّلُونِي! زَمِّلُونِي!» "مجھے کمبل اڑھائیے! مجھے کمبل اڑھائیے!"۔

سیّدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبیٔ رحمت ﷺ کے جسمِ انور پر کمبل ڈالا اور چہرۂ انور پر سرد پانی کے چھینٹے دیئے؛ تاکہ خشیت کی کیفیت دور ہو۔ پھر حضورِ اکرم ﷺ نے سیّدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سارا حال بیان فرمایا۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیارے آقا ﷺ کو تسلّی دیتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی آپ ﷺ کے ساتھ اچھا ہی فرمائے گا؛ کیونکہ آپ ﷺ صلہ رحمی فرماتے ہیں، عیال کا بوجھ اٹھاتے ہیں، ریاضت و مجاہدہ کرتے ہیں، مہمان نوازی فرماتے ہیں، بیکسوں اور مجبوروں کی دستگیری کرتے ہیں، محتاجوں اور غریبوں کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں، لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آتے ہیں، لوگوں کی سچائی میں انکی مدد فرماتے ہیں اور ان کی برائی سے متنبہ فرماتے ہیں، یتیموں کو پناہ دیتے ہیں، سچ بولتے ہیں اور امانتیں ادا فرماتے ہیں۔ سیّدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان باتوں سے حضور نبیٔ کریم ﷺ کو تسلی واطمینان دلایا، کفّارِ قریش کی تکذیب سے رحمتِ عالم ﷺ جو غمزدہ ہوتے تھے، وہ سب سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھتے ہی زائل ہوجاتے، اور آپ ﷺ خوش ہوجاتے تھے اور جب سرکارِ دو عالم ﷺ تشریف لاتے تو وہ آپ ﷺ کی خاطر مدارت فرماتیں جس سے ہر مشکل آسان ہوجاتی(۱)۔

---

(۱) "مدارج النبوّت" قسم دوم، باب سوم در بدءالوحی وثبوت نبوّت، جزء۲، ص۳۱، ۳۲ ملتقطاً۔

سابق الایمان

جانِ برادار! مذہبِ جمہور پر سب سے پہلے علی الاعلان ایمان لانے والی حضرت سیّدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا ہیں؛ کیونکہ جب سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم غارِ حرا سے تشریف لائے اور ان کو نزولِ وحی کی خبر دی تو وہ فوراً حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم پر ایمان لے آئیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے بعد سب سے پہلے سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ایمان لائے، بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلے سیّدنا حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ایمان لائے، اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی عمر شریف دس ۱۰ سال تھی۔ شیخ ابن الصلاح فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ محتاط اور موزوں تر یہ ہے کہ آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، بچوں اور نو عمروں میں حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، عورتوں میں سیّدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا، آزاد کردہ غلاموں میں زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اور غلاموں میں سے حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ایمان لائے[1]۔

سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی فراخدلی

عزیزانِ محترم! حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے فرمایا: «لَا واللہ مَا رَزَقَنِي اللہُ خيراً منها، آمنتْ بي حين كفر بيَ الناسُ، وصدّقتْني حين كذّبني الناسُ، وأعطتْني مالَها حين حرَمنيَ الناسُ،

(۱) "مدارج النبوّت" قسم دوم، باب سوم در بدء الوحی و ثبوت نبوّت، ص ۳۷۔

ورزقني اللهُ أولادَها»[1] "اللہ کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی، جب سب لوگوں نے مجھے نہ مانا اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں، جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی، جس وقت لوگ مجھے محروم کرنا چاہتے تھے اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا مال دیا اور انہی سے اللہ تعالی نے مجھے اولاد عطا فرمائی"۔

اولادِ امّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا

عزیز دوستو! حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجۃ الکبری امّ المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن سے ہوئی بجز حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کے جو سیّدہ ماریہ قِبطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پیدا ہوئے۔ فرزندوں میں حضرت قاسم، حضرت طیّب اور حضرت طاہر رضی اللہ تعالی عنہم کے اسمائے گرامی مروی ہیں، جب کہ صاحبزادیوں میں سیّدہ زینب، سیّدہ رقیہ، سیّدہ اُمِّ کلثوم اور سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہنّ ہیں[2]۔

امّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کا وصالِ مبارک

حضراتِ محترم! آپ رضی اللہ تعالی عنہا تقریبًا پچیس ۲۵ سال مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شریک حیات رہیں۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہا کا وصال بعثت (اعلانِ نبوّت) کے دسویں سال ماہِ رمضان میں ہوا۔ آپ کی قبر مبارک حجون (جنّۃ المعلی مکّۃ المکرّمہ) میں

---

(۱) "شرح الزرقاني" المقصد ۲، الفصل ۳، خديجة أمّ المؤمنين، ٤/ ۳۷۲.

(۲) "السيرة النبوية" الجزء۱، صـ۹۹.

ہے۔ حضور رحمتِ عالمیان ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر میں داخل ہوئے اور دعائے خیر فرمائی۔ نمازِ جنازہ اس وقت مشروع نہ ہوئی تھی۔ اس سانحہ پر رحمتِ عالم ﷺ بہت زیادہ ملول و حزین ہوئے[1]۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد ذکرِ خیر

محترم بھائیو! اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اکثر ذکر فرماتے رہتے تھے۔ جب حضورِ اکرم ﷺ بکری ذبح کرتے تو پھر فرماتے: «أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ»[2] "خدیجہ کی سہیلیوں کے گھر پہنچا دو"۔

رفیقانِ گرامی قدر! امّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہِ اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا: ع

سیّما پہلی ماں کہفِ امن واماں حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام[3]

اور حفیظ جالندھری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اشعار میں اس طرح خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

وہ امّ المسلمیں جو مادرِ گیتی کی عزّت ہے

---

(۱) "مدارج النبوّۃ" قسم پنجم، باب دوم در ذکرِ ازواج مطہرات، جزء۲، ص۴۶۵۔

(۲) "صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، ر: ٦٢٧٨، صـ١٠٧٠.

(۳) "حدائق بخشش" مصطفیٰ جانِ رحمت، حصّہ دوم، ص۲۲۴۔

وہ اُمّ المسلمیں قدموں کے نیچے جس کے جنّت ہے
خدیجہ طاہِرہ یعنی نبی کی باوفا بی بی
شریکِ راحت و اندوہ پابندِ رضا بی بی
دیارِ جاودانی کی طرف راہی ہوئیں وہ بھی
گئیں دنیا سے آخر سوئے فردوسِ بریں وہ بھی(۱)

دعا

اے اللہ! ہمیں اور ہماری خواتین کو اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ کی سیرتِ طیبّہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ اپنی سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما، اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین

(۱) "شاہنامۂ اسلام" عام الحزن، ابوطالب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات، ۱/۱۷۲۔

وطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، ان کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.